

## 128804-حامله عورت کو خون آتا ہوا روزہ روزے رکھ لے

سوال

میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے، میرا غالب گمان یہی ہے کہ میرے روزے صحیح نہ تھے، کیونکہ میں حاملہ تھی اور مجھے خون بھی آتا تھا، اب میری صحت کمزور ہے اور میں روزہ نہیں رکھ سکتی، اگر میرے روزے صحیح نہ تھے تو مجھے اب کیا کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اگر حاملہ عورت کو خون آتا ہوا روزہ روزے رکھ لے تو اس کے روزے صحیح ہیں، اس کے روزے پر یہ خون اثر انداز نہیں ہو گا کیونکہ یہ نہ تو حیض شمار ہوتا ہے اور نہ ہی نفاس؛ اس لیے کہ پیٹ میں بچہ موجود ہے، لہذا یہ نفاس نہیں؛ اور غالب طور پر حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا۔

اور جو کہتے ہیں کہ: حاملہ عورت کو بھی حیض آ سکتا ہے تو وہ بھی یہ شرط لگاتے ہیں کہ یہ خون اسے اس کی ماہواری کی پہلی عادت کے مطابق آتا ہو تو پھر ہے وگرنہ نہیں۔

اگر سائلہ عورت پر یہ خون مشتبہ اور متغیر ہو کہ خون رک رک کر آتا ہوا اور اس کی پرانی عادت کے مطابق نہیں یعنی حمل سے پہلے جس طرح ماہواری کی عادت تھی اس طرح نہیں تو یہ فاسد خون ہے، اور اس کے روزے صحیح ہیں۔

اس کو اس کی قناء نہیں کرنا ہوگی، کیونکہ حاملہ عورت کو جو خون آتا ہے وہ غالباً فاسد خون ہوتا ہے، اور اس میں خلل ہوتا ہے کبھی اور کبھی زیادہ آتا ہے، کبھی پہلے آ جاتا ہے اور کبھی تاخیر ہو جاتی ہے اور مختلف انواع کا ہوتا ہے اس لیے اس کا اعتبار نہیں کیا جائیگا۔

لیکن بالفرض اگر وہ اسی طرح آئے جیسے حمل سے قبل عادت تھی اور اس میں تبدیلی نہ ہو تو اہل علم اس کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ حیض ہے، اور وہ اس حالت میں نمازو زہ کی پابندی نہیں کریگی، علماء کی ایک جماعت کا قول یہی ہے۔

اور کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ:

اگرچہ وہ اپنی پہلی حالت کے مطابق ہی ہوا اور اس میں تبدیلی نہ ہو تو بھی اس کا اعتبار نہیں آتا، اہل علم کا مشور قول یہی ہے کہ حاملہ عورت کو آنے والا خون حیض نہیں ہوتا اور یہ مختلف ہوتا ہے اس میں استقرار نہیں اور متغیر ہوتا ہے اور قابلِ التفات نہیں ہے۔

بلکہ اس کا روزہ اور نماز صحیح ہوگی۔

اس عورت کو ایسی حالت میں چاہیے کہ وہ لٹکوٹ وغیرہ میں روئی رکھ کر ہر نماز کے وقت وضوء کرے اور اس طمارت کے ساتھ نمازاً دا کر لے چاہے خون آتا بھی ہو؛ کیونکہ ایسی چیز میں بتلا پیشاب نہ رکنے کی بیماری میں بتلا شخص کی طرح ہے اور وہ عورت جو حاملہ نہ ہوا اور استحاضہ کی بیماری کی شکار ہو یہ سب برابر ہیں اور اسے آنے والا خون فاسد ہوا سے کوئی ضرر نہیں دیتا۔

لیکن عورت کو چاہیے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو وہ استنجاء کر کے وضوء کرے اور اسی حالت میں نمازاً دا کر لے۔

اور اگر وہ ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں اٹھتی اور جمع کر کے ادا کرے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابیات کو لعینم دی تھی، اور جب صفائفی کے لحاظ سے وہ ظہر اور عصر کے وقت ایک بار غسل کر کے اور مغرب اور عشاء کے وقت غسل کر کے نمازیں ادا کرے تو یہ بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحاقہ والی کچھ عورتوں کو میہ حکم دیا تھا "اُتھی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن بازر حمدہ اللہ